1965_3_655_658

3 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

ڈیوکوئر ودیگر

بنام

شیوپرسادسنگھ اور دیگران

8 اپریل1965

اے۔کے۔سرکار، ایم۔ہدایت اللہ اور رگھوبردیال، جسٹسز

مخصوص ریلیف ایکٹ (ایکٹ 1 آف 1887)، دفعہ 42 - اعلانیہ مقدمہ - دفعہ 146 ضابطہ فوجداری کے تحت منسلک تنازعہ میں جائیداد-قبضے سے راحت کے لئے مقدمہ دائر کرنے سے گریز۔

درخواست گزاروں اور مدعا علیہان کے درمیان جائیداد کے بارے میں تنازعہ تھا۔مجسٹریٹ نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 145 کے تحت جائیداد ضبط کی تھی۔اس کے بعد درخواست گزاروں نے جائیداد پر اپنا حق ظاہر کرنے کے لئے مقدمہ دائر کیا لیکن قبضے کے نتیجے میں راحت کے لئے کوئی درخواست نہیں کی۔ٹرائل کورٹ نے اس مقدمے کا فیصلہ سنایا تھا لیکن ہائی کورٹ نے اس حکم نامے کو اس بنیاد پر خارج کر دیا تھا کہ قبضہ کے لئے مقدمہ دائر کرنے میں ناکامی پر مخصوص ریلیف ایکٹ کی دفعہ 42 کے تحت مقدمہ خراب تھا۔اس عدالت میں فٹنس کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپیل دائر کی گئی تھی۔

منعقد: سی۔آر۔پی۔سی کی دفعہ 145 کے تحت جائیداد کے مالکانہ حق کے اعلان کے لئے دائر مقدمہ میں قبضہ کی فراہمی کے لئے مزید راحت مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسا ہے تو اس طرح کی ضبطی کی صورت میں مجسٹریٹ اس پارٹی کی طرف سے قبضہ رکھتا ہے جس کے بارے میں اسے لگتا ہے کہ وہ آخر کار قبضے میں ہے، غیر متعلقہ ہے۔(657B-656H)۔

مزید برآں مخصوص ریلیف ایکٹ کی دفعہ 42 کی شق کے تحت جس مزید راحت پر غور کیا گیا ہے وہ صرف مدعا علیہ کے خلاف راحت ہے۔موجودہ معاملے میں مجسٹریٹ کے قبضے میں تھا اور وہ مقدمے میں فریق نہیں تھا۔(D-C657)۔

اس کے علاوہ جب جائیداد تحویل میں ہو تو قبضہ مانگنا ضروری نہیں ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے

کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 145 کے تحت ضبط کی گئی جائیداد تحویل میں ہے۔(657-E)۔

سندر سنگھ ملاح سنگھ سناتن دھرم ہائی اسکول، ٹرسٹ بنام مینیجنگ کمیٹی، سندر سنگھ ملاح سنگھ راجپوت ہائی اسکول1937 L.R 65, I.A106 اور نواب ہمایوں بیگم بنام نواب شاہ محمد خان، A.I.R1943 P.C94 پر انحصار کرتے تھے۔

کے سندر ما ایر بنام سروجنا سوکیا بل وردھی ندھی لمیٹڈ I.L.R(1939) مدراس 986 کی منظوری دی گئی۔

دوخان رام بنام رام نند سنگھ، A.I.R1961، Pat 425، نامنظور۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1962 کی دیوانی اپیل نمبر 329۔

ہائی کورٹ کے 26 ستمبر 1957 کے فیصلے اور فرمان کے خلاف اپیل 1949 کے اصل فرمان نمبر 253 سے اپیل میں۔

درخواست گزاروں کی طرف سے سرجو پرساد اور آر۔سی۔پرساد۔

اے۔وی۔وشوناتھ شاستری اور ڈی۔گوبردھون، جواب دہندگان 1,4,6 کے لئے۔

عدالت کا فیصلہ اس نے سنایا۔

سرکار، جسٹس۔یہ اپیل 1947 میں اپیل کنندگان کی جانب سے دائر کیے گئے ایک مقدمے سے پیدا ہوتی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ مدعا علیہ کے پہلے فریق نے کچھ کاموں کے تحت جائیداد کا کوئی حق یا ملکیت حاصل نہیں کی تھی اور یہ کہ اعمال غیر فعال اور کالعدم تھے۔ٹرائل کورٹ نے اس مقدمے کا فیصلہ سنایا تھا لیکن پٹنہ میں ہائی کورٹ میں مدعا علیہان کے پہلے فریق کی اپیل پر اس حکم نامے کو خارج کر دیا گیا تھا۔ہائی کورٹ نے فٹنس کا سرٹیفکیٹ دینے کے بعد، اپیل کنندگان موجودہ اپیل لے کر آئے ہیں۔مدعا علیہان فرسٹ پارٹی نے اکیلے اپیل کا مقابلہ کیا ہے اور انہیں جواب دہندگان کے طور پر حوالہ دیا جائے گا۔

ہائی کورٹ نے کہا کہ چونکہ درخواست گزار مقدمے کی تاریخ پر جائیداد کے پی او ایس سیشن میں نہیں تھے جیسا کہ فاضل ٹرائل جج نے پایا تھا اور مدعا علیہان تھے، لہذا ان کا مقدمہ مخصوص ریلیف ایکٹ کی دفعہ 42 کی شق کے تحت ناکام ہونا چاہئے کیونکہ اپیل گزار مدعا علیہان سے قبضہ کی بازیابی کے لئے مزید راحت مانگنے میں ناکام رہے تھے۔اس معاملے کے تناظر میں ہائی کورٹ نے اس معاملے کے میرٹ پر غور نہیں کیا۔تاہم حقیقت یہ تھی کہ مقدمہ کی تاریخ تک یہ جائیداد ضابطہ فوجداری کی دفعہ 145 کے تحت مجسٹریٹ کے ذریعہ ضبط کی گئی تھی اور کسی بھی فریق کے قبضے میں نہیں تھی۔اس حقیقت پر ہائی کورٹ نے توجہ نہیں دی لیکن ہائی کورٹ کی

توجہ سے بچنے کی وجہ ریکارڈ پر نظر نہیں آتی۔

اس اپیل میں صرف ایک نکتہ زیر بحث آیا کہ کیا ضبطی کے پیش نظر اپیل کنندگان اپنے مقدمے میں ان کو قبضہ فراہم کرنے کے لئے راحت مانگ سکتے تھے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے ہیں، تو مقدمہ دفعہ 42 کی شق کے تحت نہیں مارا جائے گا . ایسا لگتا ہے کہ فریقین اس بات سے اختلاف نہیں کرتے ہیں کہ کوڈ کی دفعہ 146 کے تحت ضبطی کے معاملے میں جیسا کہ وہ 1955 میں اس کی ترمیم سے پہلے کھڑا تھا، قبضہ کی فراہمی کی درخواست کے بغیر ملکیت کے سادہ اعلان کے لئے مقدمہ قابل ہے۔ مدعاعلیہان کا کہنا ہے کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 145 کے تحت ضبطی کے معاملے میں پوزیشن مختلف ہے، اور ایسے معاملے میں مجسٹریٹ اس پارٹی کا قبضہ رکھتا ہے جو آخر کار اس کے قبضے میں پایا جاتا ہے جب اس دفعہ کے تحت پہلا حکم دیا گیا تھا۔ یہ کہا گیا تھا کہ اس طرح کی ضبطی کے زیر التوا مالکانہ حق کے اعلان کا مقدمہ دفعہ 42 کی شرط کے تحت نااہل ہے جب تک کہ قبضے کی بازیابی کا مطالبہ بھی نہ کیا جائے۔ ایسا لگتا ہے کہ موجودہ معاملے میں دفعہ 145 کے تحت ضبطی اب بھی جاری ہے اور کارروائی میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں ضبطی ہوئی ہے۔

ہمارے خیال میں، کوڈ کی دفعہ 145 کے تحت جائیداد کے مالکانہ حق کے اعلان کے لئے دائر مقدمہ میں، قبضہ کی فراہمی کے لئے مزید راحت مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقت اگر ایسا ہے تو . اس طرح کی ضبطی کی صورت میں، مجسٹریٹ اس پارٹی کی طرف سے قبضہ رکھتا ہے جس کے بارے میں اسے لگتا ہے کہ آخر کار اس کا قبضہ ہے، ہماری رائے میں، غیر متعلقہ ہے . اس سوال پر کہ آیا مجسٹریٹ واقعی ایسا کرتا ہے یا نہیں، موجودہ معاملے میں کسی رائے کا اظہار کرنا غیر ضروری ہے۔

حکام واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ جہاں مدعاعلیہ قبضہ میں نہیں ہے اور مدعی کو قبضہ دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے وہاں مدعی کے لئے ملکیت کا دعوی کرنے کے لئے جائیداد کے مالکانہ حق کے اعلان کے لئے مقدمہ میں مدعی کے لئے قبضہ کا دعوی کرنا ضروری نہیں ہے: دیکھیں سندر سنگھ ملاح سنگھ سناتن دھرم ہائی اسکول، ٹرسٹ بمقابلہ مینیجنگ کمیٹی، سندر سنگھ-ملاح سنگھ راجپوت ہائی اسکول اب یہ واضح ہے کہ موجودہ معاملے میں، مدعاعلیہان ضبطی کے بعد قبضے میں نہیں تھے اور درخواست گزاروں کو قبضہ دینے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ مجسٹریٹ کے قبضے میں تھا، جس کے لئے بھی، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اور وہ یقیناً مقدمے میں فریق نہیں تھا . واضح رہے کہ نواب ہمایوں بیگم بنام نواب شاہ محمد خان کے مقدمے میں یہ کہا گیا ہے کہ خصوصی ریلیف ایکٹ کی دفعہ 42 کی شق کے تحت مزید ریلیف صرف مدعاعلیہ کے خلاف ریلیف ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ کے سندر ریسا ایر بنام سروجنا سوکیابل وردھی ندھی لمیٹڈ میں یہ کہا گیا تھا کہ جب جائیداد تحویل میں

ہوتو اس کے لئے پوچھنا ضروری نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کوڈ کی دفعہ **145** کے تحت ضبطی کے تحت جائیداد تحویل میں ہے۔ یہ مقدمات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ اپیل کنندگان کے لئے قبضہ مانگنا ضروری نہیں تھا۔

دکن رام بنام رام نند اسنگھ میں ایک متضاد نظریہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس نقطہ نظر کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ مدعی کے حق میں اعلانیہ حکم نامہ مجسٹریٹ پر لازم نہیں ہوگا اور وہ اس کے باوجود آزاد تھا کہ متعلقہ وقت پر قبضہ مدعا علیہ کے پاس ہے اور اسے قبضہ دے دیا جائے۔ اس کیس کا فیصلہ کرنے والے فاضل جج کے حوالے سے سوال یہ نہیں ہے کہ اعلانیہ حکم نامہ مجسٹریٹ پر لازم ہوگا یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پابند نہیں ہوسکتا ہے اس سے مقدمے کی اہلیت متاثر نہیں ہوگی۔ قبضے کے لئے ریلیف کے دعوے کے بغیر اعلان کا مقدمہ اب بھی پہلے ذکر کیے گئے مقدمات میں اختیار کیے گئے نقطہ نظر کے مطابق قابل ہوگا، یعنی، جہاں مدعا علیہ قبضہ میں نہیں ہے اور قبضہ فراہم کرنے کے قابل نہیں ہے، وہاں قبضہ کی فراہمی کے لئے راحت طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جو کہ متنازعہ نہیں ہے، ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کوڈ کی دفعہ **145** کے تحت جائیداد ضبط کی جاتی ہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ دوکن رام کے معاملے کا صحیح فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس نقطہ نظر کو اپنانے والا کوئی دوسرا معاملہ ہمارے علم میں نہیں لایا گیا تھا۔

ان وجوہات کی بنا پر ہمارا ماننا ہے کہ جس مقدمے سے یہ اپیل سامنے آئی ہے وہ قابل عمل ہے۔ لہٰذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں لیکن چونکہ ہائی کورٹ نے اس معاملے کے میرٹ پر غور نہیں کیا تھا، اس لیے اس معاملے کو میرٹ پر فیصلہ کرنے کے لیے اس عدالت کے پاس واپس جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ کو اخراجات یہاں اور نیچے ملیں گے۔

اپیل منظور کر لی گئی اور مقدمہ ریمانڈ پر لے لیا گیا۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document